بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی عہ
بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

چہ گویم باتو گرائی چہا در قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

مورخہ ۷ - جمادی الاول ۱۳۲۷ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۷ مئی ۱۹۰۹ء مطابق ۱۵ جلیٹھ سمت ۱۹۶۶

جلد ۸ — نمبر ۳۱

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اُس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت، فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولے کش محمدؐ است نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازاں عالی جناب

مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را بروشد اختتام
آن نہ از خود از ہمان جا مے بود
ہر چہ زو ثابت شود ایماں ماست
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خداست
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکار کند از اشقیاست
نزد ما کفر است خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت اخبار سالانہ بلاضمیمہ عہ بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہ ہوگا۔
خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ورنہ جواب سے معذور۔
رسید زر اخبار میں چھاپی جاوےگی۔ علیحدہ رسید نہ دی جاویگی۔ البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں اون کو بہرحال رسید حاصل کرنی چاہیئے۔ اگر چار ہفتہ تک رسید زر نہ چھپے۔ تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پرو پرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہو۔
مینیجر اخبار بدر

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے تھے اور جنمیں اب حضرت خلیفۃ المسیح بیعت لیتے ہیں یہ ہیں کہ بیعت کنندہ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ ...... وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ ۲ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین
اس کے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں آج میں نور الدین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و احادیث صحیحہ کے پڑھنے سننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی صادق مینیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا)

عام قیمت پیشگی ۶ / ۔۔ مع ضمیمہ درس قرآن مجید

مع ضمیمہ درس قرآن مجید

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

دوا بینی شفا بینی غوث دار الامان بینی

مورخہ ۷ جمادی الاول ۱۳۲۷ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۷ مئی ۱۹۰۹ء مطابق ۱۵ جیٹھ ۱۹۶۶

جلد ۸

نمبر ۳۱

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا

ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی عنہ

دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اُس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آن رسولش کش محمدؐ است نام
مہر او باشیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اندر است
معجزات انبیاء سابقین
کو بہ ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یک قدم دوری ازان عالی جناب
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را بر و شد اختتام
آن نہ از خود از ہمان جا بود
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
منکر آن مستحق لعنت است
منکر آن مورد لعن خداست
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت اخبار سالانہ بلا ضمیمہ ۳ روپیہ بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہ ہوگا۔
خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ورنہ جواب کے معذور۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی۔ علیحدہ رسید نہ دیجاویگی۔ البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں اون کو ہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے۔ اگر چار ہفتہ تک رسید زر نہ چھپے۔ تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پریذیڈنٹ قادیان ضلع گورداسپور ہو۔
مینیجر اخبار بدر

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس مسیح موعود بیعت لیتے ہوئے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ ۔۔۔۔۔ وحدہ لاشریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ دوبار۔ آج میں احمدؐ کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ تین بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔
اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں آج میں نور الدین کے ہاتھ پر ان تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و احادیث صحیحہ کے پڑھنے سننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے ۔۔۔

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینیجر مطبع و اخبار چھاپا گیا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلے علے رسولہ الکریم

واپسی از دورہ جیساکہ گذشتہ ہفتہ کے اخبار سے ظاہر ہو چکا ہے۔ عاجز ضلع جالندھر میں راہون تک دورہ کر کے اور سردست دورہ کو ملتوی کر کے ۱۸ مئی کو بخیریت داخل دارالامن والامان ہو گیا ہے۔ یہ دورہ قریباً اڑہائی ماہ تک رہا۔ اس عرصہ میں اخبار بدر کے واسطے قریباً اسّی نئے خریدار لکھے گئے اور قریباً ساٹھ کی درخواستیں بیعت کی بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح بھجوائی گئیں۔ دورہ اضلاع گورداسپور امرتسر اور جالندھر اور ریاست کپورتھلہ میں ہوا۔ اضلاع گورداسپور اور امرتسر اور ایک حصہ جالندھر کی رپورٹ درج اخبار ہو چکی ہے باقی حصہ جالندھر اور کپورتھلہ ریاست کی رپورٹ انشاء اللہ چہاپی جاوے گی۔ چونکہ یہ اخبار پورے صفحات پر چھپ نہیں سکا اس واسطے اس میں رپورٹ دورہ درج نہیں ہو سکی بلکہ اور بہی بعض ضروری مضامین رہ گئے ہیں اور غالباً اگلے اخبار (۳ جون والے) میں بہی شائع نہ ہو سکیگی۔ کیونکہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

بعض قیمتی اور نایاب قلمی
خطوط

جو کہ مجھے اس دورہ میں کپورتھلہ میں برادرم مکرم عبد المجید خان صاحب کی لائبریری سے ملے ہیں درج کئے جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔ مجموعہ خطوط کا جو مجھے ملا ہے وہ تو بہت بڑا ہے۔ لیکن وہ مجموعہ میں نے مخدومی اخویم شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کو دکہایا تہا۔ کیونکہ انہوں نے حضرت مرحوم کے اکثر خطوط کو شائع کیا ہے اور غیر شائع شدہ کا بہی ایک بڑا ذخیرہ ان کے پاس جمع ہے۔ جن میں سے حال میں انہوں نے ایک حصہ بصورت کتاب بہی شائع کیا ہے انہوں نے بعض خطوط پر نشان لگا دئے۔ کہ یہ ہنوز شائع نہیں ہوئے چونکہ وہ خطوط معرفت اور حکمت کی باتوں سے پر ہیں اس واسطے اخبار میں انشاء اللہ درج ہوں گے۔ اس کے بعد پہر رپورٹ دورہ وغیرہ درج ہوں گی۔

درس قرآن شریف حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں اور آجکل آپکے درس قرآن کی نعمت سے ساکنان قادیان کو وہ حصہ بلکہ کئی گنا زیادہ ملتا ہے کیونکہ بعد عصر کے درس کے علاوہ جو کہ سورۃ نساء تک پہونچ گیا ہے۔ مابین ظہر و العصر وہ درس دیا جاتا ہے۔ جسے حسب تجویز مولوی صدرالدین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام حضرت نے منظور فرمایا ہے۔ یہ درس نوین پارے تک پہونچ چکا ہے۔ علوم و معارف حقہ کا ایک سمندر بہتا ہوا نظر آتا ہے مبارک ہیں وہ جو اس سے فائدہ اٹہاویں اس درس کی خاطر بالخصوص باہر سے مفصلہ ذیل احباب تشریف لائے۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب منشی محمد عبد اللہ صاحب سیالکوٹ سے۔ حافظ روشن علی صاحب لاہور سے۔ مولوی اللہ بخش صاحب زیرہ سے۔ منشی ولی محمد صاحب ڈیرہ غازیخان سے۔ حافظ غلام رسول صاحب وزیر آباد سے۔ بابا غلام رسول صاحب جن کو جماعت امرتسر نے بہیجا ہے۔ سید دل شاہ صاحب برق پشاور سے

قادیان اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بخیر و عافیت ہیں۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب دوجانہ سے بخیریت واپس لائے ہیں۔ مولوی عظیم الدین صاحب وکیل عثمان آبادی قریب پندرہ روز یہاں رہ کر واپس اپنے وطن کو تشریف لے گئے ہیں۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب جو بمعہ اہل و عیال دو ماہ کی رخصت پر یہاں تشریف لائے ہوئے تہے آج واپس اپنی ڈیوٹی پر بہیرہ تشریف لیجاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کا حافظ ہو۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکے حضرت کے حکم سے درس قرآن شریف دینے کے واسطے لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ کیونکہ مولوی صدرالدین صاحب جو پہلے وہاں درس دیا کرتے تہے۔ یہاں چلے آئے ہیں۔ بابو عمر الدین صاحب شملہ سے دو سہ روز کے واسطے تشریف لائے ہوئے تہے۔ آپ کی ملاقات جالندھر میں ہی ہوئی تہی۔ بابو صاحب مخالفین کا جواب دینے میں بہت مشاق اور شائق ہیں۔ آج کل مغرب کے بعد عموماً تیز ہوا اور آندہی چلتی ہے۔ مگر تقاطر نہیں ہوا۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب تا حال اپنے وطن امروہہ میں رونق افروز ہیں۔

مدرسہ مدرسہ تعلیم الاسلام ماشاء اللہ بہت ترقی کر رہا ہے مولوی غلام محمد صاحب بی۔اے ماسٹر عبد الرحیم صاحب اور ماسٹر عبد الرحمان صاحب ٹریننگ کالج سے تعلیم حاصل کر کے آ گئے ہیں۔ ماسٹر عبد الرحیم صاحب کے امتحان کا نتیجہ بہی نکل آیا ہے وہ جونیئر امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں ماسٹر محمد دین صاحب ٹرینڈ ہونے کے لئے لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ ایک نئے استاد ماسٹر غلام محمد صاحب بی۔اے تشریف لائے ہیں جو ریاضی میں خاص دسترس رکھتے ہیں۔ مدرسہ کی عمارت کے چندہ کی طرف احباب کو بہت توجہ کرنی چاہیئے۔ بورڈنگ کا انتظام مولوی صدرالدین صاحب کی ہیڈ ماسٹری اور حضرت مولوی سرور شاہ صاحب کی سپرنٹنڈنٹی کے ماتحت بہت ترقی کر رہا ہے۔ لڑکوں کی تعداد گذشتہ دو سہ ماہ میں دُگنی ہو گئی ہے امید ہے کہ اور طلباء بہی آئیں گے۔

انجمن خواتین گذشتہ اخبار سے احباب کو معلوم ہو چکا ہے۔ کہ مسز اکمل کی توجہ اور کوشش سے یہاں ایک انجمن خواتین قائم ہوئی ہے جس کا دوسرا اجلاس گذشتہ جمعہ کو ہوا تہا اس میں کئی ایک خواتین نے بہت عمدہ مضامین پڑہے۔ جن کی نقلیں ہمارے پاس آئی ہیں مگر افسوس ہے کہ اس دفعہ ان میں سے کوئی چھپ نہیں سکی مختصر رپورٹ جو مسز اکمل نے جو اس جلسہ کی لکہی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جلسہ بصدارت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ منعقد ہوا۔ جس میں اہلیہ پیر منظور محمد کے اشعار در فراق مسیح کے بعد اہلیہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا مضمون حقوق اللہ و حقوق العباد پر۔ اہلیہ صاحبہ مرزا محمود احمد و اہلیہ صاحبہ مرزا بشیر احمد کو مضامین فرمانبرداری شوہر پر۔ عزیزہ ہاجرہ بیگم بنت مفتی فضل الرحمان صاحب اہلیہ سید مہدی حسین و اہلیہ شیخ غلام احمد صاحب واعظ و بنت میر محمد سعید صاحب حیدر آبادی کے مضامین پڑہے گئے سب سے آخر مسز اکمل نے اپنا مضمون "سچائی سب سے اعلےٰ جوہر ہے" پڑہا اور جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

امید ہے کہ معزز خواتین کی کوشش سے اور حضرت ام المومنین کی توجہ سے یہ سلسلہ جلسوں کا جاری رہ کر قوم کیواسطے بہت مفید ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ایمپائر ڈے کی تقریب پر ۲۴ مئی کو مدرسہ تعلیم الاسلام میں رخصت کی گئی اور صبح کیوقت مدرسہ کے صحن میں ایک جلسہ کیا گیا بصدارت ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن بہیرہ جنکی افتتاحی تقریر کے بعد حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے اس دن کے جلسہ کی غرض اور اس کی فلاسفی اور احکام کی فرمانبرداری پر ایک تقریر فرمائی اس کے بعد ماسٹر عبد الرحیم صاحب نے ایک لکچر دیا جس میں طلباء کو ان باغیانہ خیالات سے پرہیز کی تلقین کی جو آجکل بعض شوریدہ سر لوگ ہندمیں پہیلانے کی کوشش کرتے ہیں جہاد پر نظم کے بعد جو مدرسہ کے طلباء نے پڑہی تہی جلسہ ختم ہوا۔

شیخ غلام احمد صاحب واعظ ضلع ہوشیار پور میں ہیں ماسٹر غلام مصطفیٰ صاحب لکھتے ہیں کہ ۱۹ ماہ حال کو وہاں ان کا وعظ ہوا۔ ہر فرقہ و مذہب کے لوگ جمع ہوئے دوسرے دن بہی وعظ ہوا ایک مولوی بنام فاضل ہوشیار پوری نے کچھ تردید کرنی چاہی تہی۔ مگر جناب انسپکٹر صاحب پولیس راجہ ولی اللہ صاحب نے روک دیا۔ پولیس کا انتظام عمدہ تہا۔ شیخ صاحب نادون تشریف لیگئے ہیں

یادِ مسیح

حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

وہ نکاتِ معرفت بتلائے کون
جامِ وصلِ دلربا پلوائے کون

ڈھونڈتی ہے جلوۂ جاناں کو آنکھ
چاند سا چہرہ ہمیں دکھلائے کون

کون دے دل کو تسلی ہر گھڑی
اب اڑے وقتوں میں آڑے آئے کون

کون دکھلائے ہمیں راہِ ہدیٰ
حضرتِ باری سے اب ملوائے کون

سرد مہری سے جہاں کی دل ہے سرد
گرمیٔ تاثیر سے گرمائے کون

کون دنیا سے کرے ظلمت کو دور
راہ پر بھولوں ہوؤں کو لائے کون

یاس و نومیدی نے گھیرا ہے مجھے
اسکے پنجے سے مجھے چھڑوائے کون

کون میرے واسطے زاری کرے
درگہِ ربی میں میرا جائے کون

وہ گلِ رعنا ہی جب مرجھا گیا
پھر بہارِ جانفزا دکھلائے کون

کل نہیں پڑتی اسے اس کے سوا
اس دلِ غمگین کو سمجھائے کون

کسکی تقریروں سے اب دل شاد ہوں
اپنی تحریروں سے اب پرمائے کون

کس کے کہنے پر سے دل کو غذا
ہم کو آبِ زندگی پلوائے کون

گرمیٔ الفت سے ہے یہ زخمِ دل
مرہم کافور سے کل پائے کون

اے مسیحا تیرے سودائی جو ہیں
ہوش میں بتلا کہ انکو لائے کون

تو تو واں جنت میں خوش و شاد ہے
ان غریبوں کی خبر کو آئے کون

اے مسیحا ہم سے گر تو چھٹ گیا
دل سے پر الفت تری چھڑوائے کون

اتنا ہمیں صبر کرنا ہے ثواب
پر دلِ ناداں کو سمجھائے کون

تجھ سے ہی ہم کو تسلی ہر گھڑی
تیرے مرنے پر ہمیں بہلائے کون

کون دے دل کو میرے صبر و قرار
اشکِ خونیں آنکھ سے پچھوائے کون

التوائے جلسہ فیروزپور ✻ فیروزپور میں ۲۹ مئی کو جلسہ نہیں ہوگا کوئی صاحب وہاں جانے کی تکلیف نہ اٹھاویں - بہتر ہے کہ احباب کاہ گاہ بھی سردست جلسہ کو ملتوی کر دیں کیونکہ یہ دن بہت سخت گرمی کے ہیں - ہنگوارہ تک ریل سے آگے قریباً چالیس میل کا سفر گھوڑے یا گاڑی پر ایسی گرمی کے ایام میں تکلیف سے خالی نہیں -

معذرت - پریس بیمار ہے - اخبار پورا نہیں چھپ سکا

عرس - بعض دوستوں کی رائے تھی کہ ۲۶ - تاریخ کو بدر کا ایک خاص پرچہ نکالا جاوے - کیونکہ وہ حضرت مسیح موعود کی وصال کی تاریخ ہے - اور اس پرچہ میں حضرت مرحوم کے حالات بالتفصیل ہوں - مگر ایک شخص نے حضرت مرحوم کے عرس کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح سے دریافت کیا تھا تو حضرت نے فرمایا کہ **تعین تاریخ لغو ہے اور اس پابندی سے للہیت جاتی رہتی ہے** - لہذا اس تاریخ کے اختیار میں خصوصیت کرنے سے اجتناب کیا - حضرت خلیفۃ المسیح کا یہ ارشاد ۳۰ مئی ۱۹۰۶ء کے اخبار میں چھپ چکا ہے -

انتخاب الجرائد

نارمل اسکولوں میں زبانِ پنجابی - پنجاب ریویز

صوبہ سرحد (شمال مغرب) کے نارمل سکولوں کے لئے جو نئی تعلیمی تجویز مرتب ہوئی ہے اس میں فارسی کے ساتھ پنجابی اور ہندی کو اختیاری رکھا گیا ہے اب تک ان مدارس میں فارسی لازمی تھی - تعجب ہے کہ پنجابی جیسی زبان کم مایہ زبان کو جسمیں سوائے معدودے چند قصوں کے اور کچھ نہیں ہے فارسی جیسی شیریں - دل آویز اور گراں مایہ زبان کے مقابلہ میں لایا گیا یہی نہیں بلکہ پنجابی کو فارسی پر فوقیت دیگئی ہے وہ اس طرح کہ نارمل سکولوں میں وہی طلبہ فارسی لے سکتے ہیں جنھوں نے ورنیکلر (دیسی زبان میں) مڈل سکول کا امتحان فارسی میں پاس کیا ہو - باقی سب پنجابی لیں گے اس سے ظاہر ہے کہ فارسی کو بہت ہی تھوڑے امیدوار لینا چاہیں گے - ضابطہ کے مطابق نارمل سکول میں صرف ورنیکولر مڈل پاس طلبہ داخل ہو سکتے ہیں اور ورنیکولر مڈل اسکول کے لئے طلبہ دیہاتی مدارس سے آتے ہیں جہاں آئندہ سے فارسی کی تعلیم ہوگی نہیں اس لئے نتیجہ یہ ہوگا - کہ جو لوگ نارمل سکولوں میں آنا چاہیں گے وہ ابتدا ہی سے بجائے فارسی کے پنجابی یا ہندی لیں گے اور اس طرح نہ صرف ہندو بلکہ مسلمان بچے بھی پنجابی یا ہندی کے پڑھنے پر مجبور رہیں گے -

مکہ مکرمہ - طائف کے شمال و مشرقی سمت میں ایک جنگ جو اور آسودہ حال قبیلہ ابرحارث آباد ہے - جو مدتوں سے خصوصاً مرحوم شریف عون الرفیق پاشا امیر مکہ اور شریف علی پاشا امیر مکہ کے عہد سے سرکشی پر آمادہ چلا آیا ہے ان لوگوں کا دائمی پیشہ یہ تھا کہ بلادِ شرقی اور یمن سے جو تاجروں کے قافلے گھی - شہد - وغیرہ لے کر مکہ کو جاتے ان کو لوٹ لیتے - جب شریف حسین پاشا امیر مکہ ہوئے - تو

انھوں نے اپنی حکومت کا صحیح استقلال قائم کرنے کے خیال سے اور نیز اپنے اس نفوذ کے بھروسہ پر جو انکو قبائلِ عرب میں حاصل ہے اس قبیلہ کی طرف ایک سرکاری محصل جمع زکوٰۃ کے لئے روانہ کیا - جس کو اس قبیلہ نے ڈرا دھمکا کر واپس بے نیل مرام بھیجا - ان لوگوں کی سرکشی اسی حد تک بس نہیں ہوئی بلکہ صبح و شام آنے جانے والے قافلوں کو قتل و غارت پر کمر باندھ لی یہ حال دیکھ کر امیر مکہ نے خاموشی خلاف آئینِ شہریاری سمجھ کر ان لوگوں کی گوشمالی کے لئے جنگی تیاری شروع کر دی -

۹ - اپریل کو امیر مکہ کے فرزند رشید شریف عبد اللہ بک اپنے بھائی شریف فیصل بک اور اپنے چچا کے بیٹوں جمیل و زاہی بک کو ساتھ لے کر ایک شائستہ فوجی جمعیت کے ساتھ روانہ ہوئے اور اپنے جنگی کوچ کو مخفی رکھ کر ناگہاں مقامِ مقصود پر پہونچنے کی غرض سے مکہ سے بسمت شمال پھر بجانب مغرب اس کے بعد بطرف مشرق قطع مراحل کر کے طائف کے قریب فروکش ہوئے - جہاں بہت سے اہلِ عرب ان کے ساتھ شامل ہو گئے - دوسرے روز نہائت سرعت کے ساتھ ایک ہزار سپاہ لیکر روانہ ہوئے اور دو دن کا راستہ صرف ۲۴ گھنٹہ میں قطع کر کے قبیلہ مذکور کے مقامات کے قریب پہونچتے ہی شریف عبد اللہ بک نے فوج کے تین حصے کئے ایک حصہ کو ان لوگوں کے چراگاہوں اور اونٹوں اور بکریوں اور چرواہوں کے محاصرہ کا حکم دیا - دوسرا حصہ ان لوگوں کے گھروں اور مال و متاع پر قبضہ کرنے کے لئے مامور ہوا - تیسرا حصہ آمادۂ جنگ تھا - پو پھٹتے ہی مقابلہ ہوا - اور فریقین سے گولی چلنے لگی - سخت لڑائی کے بعد قبیلہ کا سردار اور کئی سربرآوردہ لوگ قتل ہوئے - سردار کا بیٹا گرفتار ہوا - باقی بھاگ نکلے - مالِ غنیمت میں ۱۵۰ اونٹ ۳۰۰۰ دنبے ۶۰۰ بکریاں چھ بندوقیں ہاتھ لگیں - بندوق کے سوا تمام مالِ غنیمت اہلِ لشکر پر تقسیم کر دیا - امید ہے کہ قبیلہ ابحارث کی یہ ہزیمت باقی تمام سرکش قبائل کے عبرت کا موجب ہوگی -

---

مولوی غلام محمد صاحب اور شیخ عبد الرحمان صاحب بھی امتحان ٹرینینگ کالج میں کامیاب ہوگئے ہیں -

---

✻ جلسہ ہوگا مرزا محمود احمد تشریف لیلئے

یاد مسیح

حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب

وہ نکات معرفت بتلائے کون
ڈھونڈتی ہے جلوۂ جاناں کو آنکھ
کون دے دل کو تسلی ہر گھڑی
کون دکھلائے ہمیں راہ ہدیٰ
سرد مہری سے جہاں کی دل ہے سرد
کون دنیا سے کرے ظلمت کو دور
یاس و نومیدی نے گھیرا ہے مجھے
کون میرے واسطے زاری کرے
وہ گل رعنا ہی جب مرجھا گیا
کل نہیں پڑتی اسے اس کے سوا
کسکی تقریروں سے اب دل شاد ہوں
کس کے کہنے پر سے دل کو غذا
گرمیِ الفت سے ہے یہ زخم دل
اے مسیحا تیرے سودائی جو ہیں
تو تو واں جنت میں خوش اور شاد ہے
اے مسیحا ہم سے گر تو چھٹ گیا
جانتا ہوں صبر کرنا ہے ثواب
تجھ سے ہی ہم کو تسلی ہر گھڑی

جام وصل دلربا پلوائے کون
چاند سا چہرہ ہمیں دکھلائے کون
اب اٹھے وقتوں میں آڑے آئے کون
حضرت باری سے اب ہوائے کون
گرمی تاثیر سے گرمائے کون
راہ پر بھولوں ہوؤں کو لائے کون
اسکے پنجے سے مجھے چھڑوائے کون
درگہ ربی میں میرا جائے کون
پھر بہار جانفزا دکھلائے کون
اس دل غمگین کو سمجھائے کون
اپنی تحریروں سے اب پرچائے کون
ہم کو آب زندگی پلوائے کون
مرہم کافور سے کل پائے کون
ہوش میں تیرا کہ انکو لائے کون
ان غریبوں کی خبر کو آئے کون
دل سے پر الفت تری چھڑوائے کون
پر دل ناداں کو سمجھائے کون
تیرے مرنے پر ہمیں بہلائے کون

کون دے دل کو میرے صبر و قرار
اشک خونیں آنکھ سے پنچھوائے کون

التوائے جلسہ فیروزپور۔ فیروزپور میں ۲۹ - مئی کو جلسہ نہیں ہوگا کوئی صاحب وہاں جانے کی تکلیف نہ اٹھاویں۔ بہتر ہے کہ احباب کا ہنڈگڈہ بھی سردست جلسہ کو ملتوی کر دیں کیونکہ یہ دن بہت سخت گرمی کے ہیں۔ ہنگوا اڑہ تک ریل سے آگے قریباً چالیس میل کا سفر گھوڑے یا گاڑی پر ایسی گرمی کے ایام میں تکلیف سے خالی نہیں۔

معذرت۔ پریس میں بیاہ ہے۔ اخبار پورا نہیں چھپ سکا

عرس۔ بعض دوستوں کی رائے تھی کہ ۲۶ - تاریخ کو بدر کا ایک خاص پرچہ نکالا جاوے۔ کیونکہ وہ حضرت مسیح موعود کی وصال کی تاریخ ہے۔ اور اس پرچہ میں حضرت مرحوم کے حالات بالتفصیل ہوں۔ مگر ایک شخص نے حضرت مرحوم کے عرس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح سے دریافت کیا ہوا تو حضرت نے فرمایا کہ **تعین تاریخ لغو ہے اور اس پابندی سے للّٰہیت جاتی رہتی ہے۔** لہذا اس تاریخ کے اخبار میں خصوصیت کرنے سے اجتناب کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح کا یہ ارشاد ۲۰ مئی ۱۹۰۹ء کے اخبار میں چھپ چکا ہے۔

انتخاب الجرائد

نارمل اسکولوں میں زبان پنجابی۔ پنجاب (نیز صوبہ سرحد شمالی مغرب) کے نارمل سکولوں کے لئے جو نئی تعلیمی تجویز مرتب ہوئی ہے اس میں فارسی کے ساتھ پنجابی اور ہندی کو اختیاری رکھا گیا ہے اب تک ان مدارس میں فارسی لازمی تھی۔ تعجب ہے کہ پنجابی جیسی زبان کم مایہ زبان کو جس میں سوائے معدودے چند قصوں کے اور کچھ نہیں ہے فارسی جیسی شیریں۔ دل آویز اور گراں مایہ زبان کے مقابلہ میں لایا گیا یہی نہیں بلکہ پنجابی کو فارسی پر فوقیت دیگئی ہے وہ اس طرح کہ نارمل سکولوں میں وہی طلبہ فارسی لے سکتے ہیں جنہوں نے ورنیکلر (دیسی زبان میں) مڈل سکول کا امتحان فارسی میں پاس کیا ہو۔ باقی سب پنجابی لیں گے اس سے ظاہر ہے کہ فارسی کو بہت ہی تھوڑے امیدوار لینا چاہیں گے۔ ضابطہ کے مطابق نارمل سکول میں صرف ورنیکلر مڈل پاس طلبہ داخل ہو سکتے ہیں اور ورنیکلر مڈل اسکول کے لئے طلبہ دیہاتی مدارس سے آتے ہیں جہاں آئندہ سے فارسی کی تعلیم ہوگی نہیں اس لئے نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ جو لوگ نارمل سکولوں میں آنا چاہیں گے وہ ابتدا ہی سے بجائے فارسی کے پنجابی یا ہندی لیں گے اور اس طرح نہ صرف ہندو بلکہ مسلمان بچے بھی پنجابی یا ہندی کے پڑھنے پر مجبور رہیں گے۔

مکہ مکرمہ۔ طائف کے شمال و مشرقی سمت میں ایک جنگ جو اور آسودہ حال قبیلہ ابرحارث آباد ہے۔ جو مدتوں سے خصوصاً مرحوم شریف عون الرفیق پاشا امیر مکہ اور شریف علی پاشا امیر مکہ کے عہد سے سرکشی پر آمادہ چلا آیا ہے ان لوگوں کا دائمی پیشہ یہ تھا کہ بلاد مشرقی اور یمن سے جو تاجروں کے قافلے گھی۔ شہد۔ وغیرہ لے کر مکہ کو جاتے ان کو لوٹ لیتے۔ جب شریف حسین پاشا امیر مکہ ہوئے۔ تو انہوں نے اپنی حکومت کا صحیح اقتدار قائم کرنے کے خیال سے اور نیز اپنے اس نفوذ کے بھروسہ پر جو انکو قبائل عرب میں حاصل ہے اس قبیلہ کی طرف ایک سرکاری محصل جمع زکات کے لئے روانہ کیا۔ جس کو اس قبیلہ نے ڈرا دھمکا کر واپس بے نیل مرام بھیجا۔ ان لوگوں کی سرکشی اسی حد تک بس نہیں ہوئی بلکہ صبح وشام آنے جانے والے قافلوں کو قتل و غارت پر کمر باندھ لی یہ حال دیکھ کر امیر مکہ نے خاموشی خلاف آئین شہریاری سمجھ کر ان لوگوں کی گوشمالی کے لئے جنگی تیاری شروع کر دی۔

۹ - اپریل کو امیر مکہ کے فرزند رشید شریف عبد اللہ بک اپنے بھائی شریف فیصل بک اور اپنے چچا کے بیٹوں جمیل بک و زاہل بک کو ساتھ لے کر ایک شائستہ فوجی جمعیت کے ساتھ روانہ ہوئے اور اپنے جنگی کوچ کو مخفی رکھ کر ناگہاں مقام مقصود پر پہنچنے کی غرض سے مکہ سے بسمت شمال پھر بجانب مغرب اس کے بعد بطرف مشرق قطع مراحل کر کے طائف کے قریب فروکش ہوئے۔ جہاں بہت سے اہل عرب ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ دوسرے روز نہایت سرعت کے ساتھ ایک ہزار سپاہ لیکر روانہ ہوئے اور دو دن کا راستہ صرف ۱۴ گھنٹہ میں قطع کر کے قبیلہ مذکور کے مقامات کے قریب پہنچتے ہی شریف عبد اللہ بک نے فوج کے تین حصے کئے ایک حصہ کو ان لوگوں کے چراگاہوں اور اونٹوں اور بکریوں اور چرواہوں کے محاصرہ کا حکمدیا۔ دوسرا حصہ ان لوگوں کے گھروں اور مال و متاع پر قبضہ کرنے کے لئے مامور ہوا۔ تیسرا حصہ آمادہ جنگ ہوا۔ پو پھٹتے ہی مقابلہ ہوا۔ اور فریقین سے گولی چلنے لگی سخت لڑائی کے بعد قبیلہ کا سردار اور کئی سربرآوردہ لوگ قتل ہوئے۔ سردار کا بیٹا گرفتار ہوا۔ باقی بھاگ نکلے مال غنیمت میں ۱۵۰ اونٹ ۳۰۰۰ دنبے ۶۰۰ بکریاں چھ بندوقیں ہاتھ لگیں۔ بندوق کے سوا تمام مال غنیمت اہل لشکر کو تقسیم کر دیا۔ امید ہے کہ قبیلہ ابحارث کی یہ ہزیمت باقی تمام سرکش قبائل کے عبرت کا موجب ہوگی۔

مولوی غلام محمد صاحب اور شیخ عبد الرحمان صاحب بھی امتحان ٹرینینگ کالج میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

٭ جلسہ ہوگا مرزا محمود احمد تشریف لیجائے۔

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف کے نوٹ

سورۂ آل عمران

(پارہ سوم)

(مورخہ ۱۲- اپریل ۱۹۰۹ء رکوع نمبر۱)

اس سورہ شریف کا بعینہ وہی مطلب ہے جو سورہ بقر کا ہے اس سورہ کا نام آل عمران ہے یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو موسیٰ کے ساتھ بہت تشبیہ دی ہے اور موسیٰ بھی آل عمران ہی سے تھے ایک جگہ صریحاً فرمایا ہے انا ارسلنا الیکم رسولا شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا اور یہ ایک آیت ایک ایسی سورۃ میں ہے جسے مسلمان اپنی اغراض کے لئے بطور وظیفہ پڑھتے ہیں اسی آیت کے ساتھ فرمایا۔ فکیف تتقون ان کفرتم۔ صاف معلوم ہوتا ہے کہ آل عمران سے تشبیہ دینے میں بہت زور دیا ہے۔ چنانچہ اسی لئے موسےٰ علیہ السلام کا بیان قرآن مجید میں بار بار آیا ہے۔ جس سے کم از کم میرے جیسا انسان نبی کریم کے حالات پیدائش سے لے کر موت تک نکال سکتا ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ سے کسی نے پوچھا تھا کہ آپکے حالات آپ کے اخلاق کیا تھے۔ تو انہوں نے فرمایا۔ کان خلقہ القرآن۔

یہ سورۃ بھی الم سے شروع ہوتی ہے ایک اور سورۃ " احسب الناس ان یترکوا بھی الم سے شروع ہوتی ہے اور یہ سب مضامین میں مقاصد میں متحد ہیں

سورۃ آل عمران میں پہلی سورۃ کی آیۃ کرسی کا ایک ٹکڑا توحید کی یاد دہانی کیلئے رکھہ دیا ہے۔

نزل علیك الکتاب۔ اتاری تم پر جامع کمالات تحریر

مصدقا لما بین یدیہ۔ سورہ بقر میں بھی تین بار مصدق لما معہم آیا ہے۔ لما معہم کی بحث تو بہت دفعہ ہو چکی ہے یہاں لما بین یدیہ ہے۔ ید یہ عربی زبان میں پیش یا سامنے کی بات کو کہتے ہیں جیسے ایک مقام پر فرمایا۔ ہوائیں آتی ہیں تو پہلے ایک ٹھنڈا جھونکا آتا ہے۔ بین یدی رحمتہ۔ چونکہ سورۃ بقر میں اولئك ھم المفلحون۔ اور لھم عذاب عظیم-

لاخوف علیہم ولا ھم یحزنون۔ بہت سی پیشگوئیاں ہیں اس لئے یہ فرمایا۔ کہ ہم اس کے متعلق تورات میں بھی فرما چکے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جو اس نبی کی مخالفت کرینگے ہلاک ہو جاوینگے۔

ھُدیً۔ ہدایت تھی کہ مقابلہ نہ کرنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

انزل الفرقان۔ معلوم ہوتا ہے اس وقت فرقان ہو چکا تھا۔ فرقان کے معنے قرآن شریف نے خود کئے ہیں چنانچہ فرمایا ہے یوم التقی الجمعان۔ وہی جنگ بدر جس میں اکابران مکہ مارے گئے۔

ان الذین کفروا۔ بعینہ وہی ترتیب ہے جو سورۃ بقر میں تھی۔ وہاں عذاب عظیم فرمایا یہاں شدید۔ عظمت کے ساتھ شدت کو بڑھا دیا۔

واللہ عزیز۔ وہ عزت والا ہے وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین۔ بس وہ اپنے رسول اور مومنوں کو ذلیل نہ کریگا۔

ذوانتقام۔ وہ اسے یہودیو! تمہاری شرارتوں کی ضرور سزا دیگا۔

ان اللہ لا یخفی علیہ۔ کہا جا سکتا ہے کہ جو چیز ابھی نہیں ہوئی اس کی نسبت یہ کہنا کہ اطلاعیں آپکے پاس پہونچیں۔ فرمایا اللہ پر کوئی چیز مخفی نہیں۔ سنریہم آیاتنا فی الآفاق وفی انفسہم۔ حتےٰ یتبین لہم..... انہ الحق۔

ھو الذی یصورکم۔ فرمایا کہ انسان باریک در باریک کام کرتا ہے تو روشنی میں کرتا ہے۔ مگر ہم وہ ہیں کہ جتنا باریک کام ہے اندھیروں میں کرتے ہیں۔ مثلاً تمہاری صورتیں فی ظلمات ثلث پیٹ کے اندر رحم پھر رحم کے اندر غشاء اس میں بناتے ہیں جب ہم اس کا علم رکھتے ہیں کیا آئندہ کا علم کہ وہ بھی ایک طرح کی تاریکی میں ہے نہیں رکھ سکتے

لا الہ الا ھو۔ اگر غور کرو۔ تو اس نتیجہ پر پہونچ جاؤ کہ ساری صفات کاملہ سے موصوف تمام بدیوں سے منزہ وہی معبود بے مثال ہے۔

الحکیم۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں پس اس کا کلام بھی پر از حکمت ہے ایسا نہ ہو کہ تم اپنی غلط فہمی سے اس کی الٹی تاویلیں کرنے لگو۔ کوشش کے بغیر کچھ نہیں ہوتا۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا میں یہ سر بتایا ہے کہ کلام الٰہی کے سمجھنے کے لئے کچھ ہمت چاہیئے۔

ھو الذی انزل علیك الکتاب۔ اس نے تم پر جامع کمالات کتاب اتاری جس میں بعض آیات تو محکمات ہیں وہ ام الکتاب ہوئیں اور باقی بعض متشابہات۔ افسوس! اللہ نے تو یہاں علم کے حصول کا گر بتایا تھا یہ نہیں کہ فرحوا بما عندھم من العلم بلکہ.... واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ۔ مگر یہ لوگ بجائے اس کے کہ اس لطیف کتاب سے فائدہ اٹھاتے اور بھی جھگڑے میں پڑ گئے۔ محکمات متشابہات کا مسئلہ بہت صاف تھا۔ مگر مسلمانوں کے اس بارے میں کئی فریق ہو گئے کسی نے کہا کہ یہ محکم ہے کسی نے کہا کہ یہ متشابہ ہے کوئی تنزیہ کی آیتوں پر ایسا جا بیٹھا ہے کہ خدا کو محض لاشے بنا دیا۔ علت العلل تو کہہ دیا۔ دوسری طرف تشبیہ والوں نے جو زور دیا تو خدا تعالےٰ کا ایک جسم بنا دیا۔ میں ایک بڑے عالم سے پوچھا تھا کہ محکم و متشابہ آیت میں امتیاز کیا ہے تو اس نے کہا کہ کچھ گڑ بڑ ہی ہے۔ جس سے مجھے بہت صدمہ ہوا۔

میں تو اس کو بہت سہل سمجھتا ہوں۔ میرے نزدیک ہر شخص کے لئے کوئی حصہ کسی متکلم کے کلام کا محکم ہوتا ہے۔ یعنے جو خوب طور سے سمجھ میں آ جاتا ہے اور کوئی حصہ ایسا ہوتا ہے کہ اس کے معنے سمجھنے میں دقتیں پیش آتی ہیں۔ اور بوجہ اس کے کئی

محمل رکھنے کے کئی معنے ہو سکتے ہیں۔ ہر شخص پر یہ حالت گزرتی ہے۔ اللہ نے اس کے متعلق یہ راہ دکھائی ہے کہ جو آیات ایسی ہیں کہ جن کی خوب سمجھ آجائے اور تجربہ و عقل و مشاہدہ اس کے خلاف نہ ہو وہ تو محکم سمجھ لو۔ پھر وہ آیات جن کے معنے سمجھ میں نہیں آتے ان کے معنے ایسے نہ کرے جو ان محکم آیات کے خلاف ہوں۔

ہر متکلم جس کے ساتھ مجھے وابستگی ہے۔ وہ کون۔ محدثین۔ صوفیا رکرام۔ حکماء عظام۔ طبعیات کے ماہر۔ ان سب سے مجھے بہت محبت ہے۔ ان کے کلمات کو جب میں پڑھتا ہوں۔ تو بعض تو فوراً سمجھ میں آجاتے ہیں اور بعض وقت کلام کے سمجھنے میں دقت ہوتی ہے اسے میں متشابہ سمجھتا ہوں۔ پھر جو محکمات ہیں ان کو کتاب کی جڑ سمجھ کر مصنف کے اصلی منشاء کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس کو حل کر لیتا ہوں کئی ایسے کلام ہیں جو ایک وقت میرے لئے متشابہ تھے۔ پھر دوسرے وقت محکم نظر آئے۔

خلاصہ یہ ہے کہ بعض آیات خوب سمجھ میں آجاتی ہیں اور بعض کے معنے جلد نہیں کھلتے۔ اس کے لئے ایک گر بتایا ہے۔

اب فرماتا ہے کہ جن لوگوں کے دل میں کجی ہے وہ انہی متشابہات کے پیچھے پڑ جاتے ہیں وما یعلم تاویلہ الا اللہ۔ اللہ کے سوا اس کی حقیقت کس کو معلوم ہے یہاں وقف ہے۔ والراسخون فی العلم۔ اب فرماتا ہے جن کو یہ خواہش ہے کہ وہ راسخ فی العلم ہو جاویں وہ محکموں کو معاً مان لیتے اور متشابہ کا انکار نہیں کرتے۔ بلکہ کل من عند ربنا کہتے ہیں یعنے دونو پروردگار کی طرف سے مانتے ہیں پس وہ متشابہ کے ایسے معنے نہیں کرتے جو محکم کے خلاف ہوں بلکہ ہر جگہ کل من عند ربنا کا اصول پیش نظر رکھتے ہیں کوئی آیت ہو اس کے خواہ کتنے معنے ہوں مگر ایسے معنے نہ کرنے چاہئیں جو محکم کے خلاف ہوں۔

دوسرا طریق دعا کا ہے وہ یوں بتایا کہ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا یعنے اے ہمارے رب ہمیں کجی سے بچا لے یعنے قرآن کے معنے اپنی خواہشوں کے مطابق نہ کریں۔

وھب لنا من لدنک رحمۃ۔ اپنی خاص رحمت سے ممتاز کر وہ رحمت کیا ہے "الرحمٰن علم القرآن"

ربنا انک جامع الناس۔ پھر یہ سمجھے کہ جب معمولی مجلس میں ہتک گوارہ نہیں کر سکتا تو جہاں اولین و آخرین جمع ہوں گے وہاں کیوں کر ذلت گوارا ہو گی پس مجھے کسی غلطی میں نہ ڈال کہ قرآن کی کچھ مراد سمجھ کر میں عذاب میں گرفتار ہو جاؤں۔

ان اللہ لا یخلف المیعاد۔ ایک وعدہ الٰہی تو یہ ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ دوسرا الرحمان علم القرآن

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم دعا مانگنے والوں کو سمجھا دینگے۔

مورخہ ۱۳۔ اپریل ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۲)

ان الذین کفروا لن تغنی عنھم اموالھم ولا اولادھم۔ سورہ بقر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ جو لوگ تعلیمات الٰہیہ کے منکر ہیں۔ اول تو کلام الٰہی سنتے نہیں اور جو سن بھی لیں تو اس پر غور نہیں کرتے بلکہ اس تعلیم کا وجود و عدم وجود برابر سمجھتے ہیں اور ان کے لئے عذاب عظیم۔ اب اس کی تشریح فرماتا ہے کہ لوگ اس خیال سے کافر ہیں کہ مسلمانوں میں شامل ہونے کی وجہ سے ہمارے اموال میں نقصان ہو گا یا ہماری اولاد خطروں میں پڑے گی فرمایا نہ مال کام آئیگا نہ ہی اولاد۔

واولئک ھم وقود النار۔ اس نار سے مراد دنیا میں نار الحرب ہے۔ چنانچہ کلما اوقدوا نارا للحرب " میں نار کا ذکر ہے۔ پھر آیۃ ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ۔ کے اخیر میں فاتقوا النار التی وقودھا الناس موجود ہے یہاں بھی وقود کا لفظ ہے مطلب یہ ہے کہ اس قسم کے سامان مجتمع ہوتے رہیں گے کہ یہ جنگوں میں ہلاک ہو جاویں گے۔ یہ دنیا کی بات ہے۔ آخرت میں کیا ہو گا۔

کداب ال فرعون۔ جیسی فرعونی ایک چال چلے تو خدا ہی ان کے مقابلہ میں ایک چال چلا اور پھر جو کچھ عاد و ثمود وغیرہ سے ہوا کیا ہوا ؟

فاخذھم اللہ بذنوبھم۔ پکڑ لیا اللہ نے بدیوں کے سبب۔

واللہ شدید العقاب۔ اس عذاب کی وجہ بتا دی۔ عقاب عقب سے نکلا ہے۔ انسان جو نافرمانی کرتا ہے اس پر جو نتیجہ جناب الٰہی سے مرتب ہوتا ہے اسے عقاب کہتے ہیں

قل للذین کفروا ستغلبون۔ سورہ بقر میں اولئک ھم المفلحون اور من تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ وغیرہ سے جو امر بتایا ہے وہاں اسے کھولتا ہے کہ اے کفار تم عنقریب مغلوب ہو گے اور یہ خطاب ہے مدینہ کے بے ایمانوں سے مدینہ میں میں نے اس لئے کہا کہ بدر کا واقعہ اس آیت کے نزول سے پہلے ہو چکا ہے۔ چنانچہ آگے آتا ہے۔

وتحشرون الی جھنم۔ قیامت کے متعلق قرآن مجید اربعہ متناسبہ سے کام لیتا ہے۔ مثلاً کوئی چیز ایک روپیہ کی سیر ہے تو چار روپیہ کی چار سیر ہو گی۔ جو نسبت پہلے کو دوسرے سے ہے وہی تیسرے کو چوتھے سے ہے وہاں مدینہ میں سات قومیں مسلمانوں کی دشمن تھیں۔ بنو قینقاع۔ بنو قریظہ۔ بنو نضیر۔ اوس۔ خزرج میں باہمی عداوت تھی۔ عیسائی ابو عامر کی تحت نواحی مدینہ غطفان اور مضر کا قبیلہ مکہ کے شریر لوگ جو تجارت کے بہانے سے کبھی مدینہ کی مغرب کی طرف نکل جاتے کبھی مشرق کی طرف سے اور قوموں کو مسلمانوں کے خلاف اکساتے پھرتے۔ تجارت کے ذریعے ایسی پولیٹیکل چالیں چل جاتی ہیں۔ یہ سب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالف تھے ان کی حالت کا نقشہ اور پھر ان کا انجام اس آیت میں ہے۔ وظنوا انھم مانعتھم حصونھم فاتٰھم اللہ من حیث لم یحتسبوا اب دیکھئے یہاں پیشگوئیاں دو ہیں۔ ستغلبون اور تحشرون الی جھنم۔ جب غلبہ دکھا دیا تو تحشرون ضرور ہو گا۔

فی سبیل اللہ۔ اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے۔

یرونھم مثلیھم رای العین۔ کفار ایک ٹیلہ پر ۱۰۰۰ تھے اور مسلمان ۳۱۳۔ اور یہ دگنے سے تو زیادہ ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرما چکا ہے ان یکن منکم الف یغلبوا الفین وان یکن مائۃ یغلبوا مائتین۔

تورات یسعیاہ باب ۲۱۔ آیت میں یہ پیشگوئی لکھی ہے اس اعتبار سے اہل کتاب کے بھی بدر کا واقعہ آیۃ ہے

من یشاء۔ یہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ من معرفہ بھی آتا ہے۔

زین للناس۔ یہ میں پہلے ایک موقعہ پر بیان کر چکا ہوں کہ زین کے دو فاعل آتے ہیں چنانچہ زین لھم الشیطان اعمالھم میں گندی باتوں کا مزین شیاطین کو بتایا ہے اور

حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم یعنی اللہ کو۔ ایک اور مقام پر فرمایا۔ کذلک زینا لکل امۃ عملہم۔ اکثر لوگ اس کا ترجمہ غلط کرتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ تم کسی مذہب کے بزرگ کو برا نہ کہو ورنہ وہ تمہارے خدا کو گالیاں دینگے۔ پھر فرمایا دیکھو ہم ہر قوم کے لئے وہ کام جو اون کو کرنا چاہیئے کس خوبصورتی سے پیش کرتے ہیں۔ اور زین مجہول رکھا ہے تاکہ حسب موقعہ ومحل دو طرفہ لگ سکے۔

حب الشہوات۔ ایک خواہش ہوتی ہے۔ دوسرا اس خواہش کا پسند کرنا چنانچہ انی احببت حب الخیر عن ذکر ربی کے معنے ہیں۔ گھوڑون کی محبت کو مین پسند کرتا ہون اس آیت مین عام انسانی فطرت کو بتایا ہے کہ کوئی جمال پر لٹو ہے۔ کوئی جلال پر کوئی آن پر۔ کوئی اولاد پر کوئی سونے چاندی پر کوئی گھوڑون پر مگر یہ سب ورلی زندگی کا سامان ہے

اؤنبئکم۔ بارے ہے۔ جس کے معنے عظیم الشان بات۔

الذین اتقوا۔ متقی بننا بڑی قربانی چاہتا ہے۔ امام غزالی نے مناظرہ مین ۷۰ کبیرہ گناہون کو لکھا ہے اور ایک جگہ یہ بتایا ہے کہ قطب کے دل سے جو آخری گناہ نکلتا ہے وہ کبر ہے۔

ورضوان من اللہ۔ ”السابقون الاولون من المہاجرین والانصار“ کے اخیر مین لکھا ہے۔ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔ جس سے معلوم ہوا۔ مہاجرین وانصار کو رضوان من اللہ کا سارٹفکیٹ مل گیا تھا۔

واللہ بصیر بالعباد۔ انسان نگرانی مین غلطی بھی کرتا ہے مگر اللہ تعالی بہت عمدہ نگران حال ہے۔

الذین یقولون ربنا۔ متقی کی تعریف سورۂ بقر مین ہے۔ یومنون بالغیب۔ یقیمون الصلوۃ۔ ومما رزقنہم ینفقون۔ یہ میرا تجربہ ہے۔ کہ جو لوگ یہ تین صفتین نہین رکھتے یعنے غیب پر ایمان۔ دعا مانگنے کی عادت۔ کچھ خدا کی راہ مین خرچ کرنا وہ کبھی ہدایت نہین پاتے۔ پھر لیس البر مین اس کی تفصیل فرمائی ہے۔ اب یہان بھی متقی کی کچھ صفتین بیان کرتا ہے۔

اول تو یہ کہ وہ دعا مانگتے رہتے ہین اپنی کمزوریون کی حفاظت خدا سے چاہتے ہین۔ استغفار تمام انبیاء کا اجماعی مسئلہ ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین۔ مین ستر دفعہ استغفار کرتا ہون پس تم ان سے بڑھ کر نہین ہو کہ استغفار سے مستغنی نہ ہو۔

وقنا عذاب النار۔ نار الحرب۔ نار جہنم دونو سے۔ لڑائیون کی ابتدا بھی نار سے ہوتی ہے اور انتہا بھی۔ پہلے غضب اٹھتا ہے وہ بھی آگ ہے۔ پھر لوگون کو ساتھ ملانے کے لئے مہمان نوازی کرتے ہین اس مین بھی آگ ہے۔ پھر توپ بندوق۔ تارپیڈو۔ یہ تو سب نے دیکھی پس اسی طرح انجام شریر کا نار جہنم ہے۔

الصابرین۔ متقی کی یہ صفت ہے کہ اس مین برداشت وتحمل ہوتا ہے اور یہ صبر کوئی ایسی چیز نہین جو انسانی قدرت سے باہر ہو اسی لئے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا فرما چکا ہے۔ ایک رئیس تھا۔ اس کے حضور مین ایک شخص نے عرضی دی کہ حضور کی قوم کے ایک آدمی نے مجھے گالی دی ہے اسے بلایا گیا رئیس نے اس کو بہت گالیان دین جو اس کی شان سے بعید تھین۔ اخیر اس حاکم نے اس سے پوچھا تم نے اس آفیسر کی کیون بے عزتی کی تو وہ کہنے لگا کہ اس نے مجھے گالی دی تھی۔ پھر مجھ مین تاب حوصلہ نہ رہی۔ رئیس نے کہا کہ صبر کی طاقت تو تجھ مین ہے دیکھو مین نے بھی تجھے گالیان دین اور تم چپکے ... سنا کئے۔ اگر لوگ صبر کرین تو بہت سی لڑائیون کا خاتمہ ہو جاوے۔ صبر کے معنے ہین اللہ تعالی کی نافرمانیون سے اپنے تئین روکنا۔ غیظ وغضب سے شہوت سے حرص وآز سے۔

الصادقین۔ راستباز

القانتین۔ فرمان بردار

والمستغفرین بالاسحار۔ لوگون نے اس بات پر بحث کی ہے کہ تہجد صرف رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فرض ہے یا دوسرون پر بھی اس آیت سے کم از کم یہ تو ثابت ہوتا ہے کہ استغفار اسحار مین متقی کا فرض ہے

شہد اللہ۔ یہ گواہی انبیاء نے دی ہے پھر اون کے متبعون نے سنی ہے خود خدا بولا ہے اور اس نے اپنی زبان سے فرمایا کہ مین یگانہ معبود خلاق ہون۔ مین خود بھی گواہ ہون کہ اللہ نے اپنی ذات کی نسبت گواہی دی اس نے مجھ کو فرمایا۔ من جمع القرآن فقد تعس تعسان۔ تعس کے معنے مین نہین جانتا۔

مورخہ ۱۴۔ اپریل سنہ ۱۹۰۹ء

(بقیہ رکوع ۲ درکوع ۳)

ان الدین عند اللہ الاسلام۔ مین نے دنیا کے بہت سے مذاہب کی کتابون کو دیکھا ہے ان کی الہامی کتابون مین ان کے مذہب کا کوئی نام نہین۔ مگر اللہ نے ہمارے لئے جو دین پسند کیا اس کا نام اسلام بتلایا اور فرمایا کہ وہ دین جو خدا کے حضور پسندیدہ ہے وہی ہے کہ فرمان برداری ہو۔ حضرت نوح آگئے تو ہم تابعدار ہین۔ پھر ابراہیم آئے ہم فرمان بردار ہین موسی علیہ السلام کا دور ہے ہم مطیع فرمان ہین۔ جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئے ہم اون کے غلام ہین۔ پس یہی سلامتی روی کی راہ ہے۔ یہ نظارہ گورنمنٹ کی ظاہری سلطنت مین بھی نظر آتا ہے کہ ایک ڈپٹی کمشنر جاتا ہے دوسرا آتا ہے۔ رعایا کو کسی خاص شخص کر وابستگی نہین بس جو آیا اس کے وہ مطیع ہو جاتے ہین۔ اللہ تعالی نے ان لوگون کو جو نومن بما انزل علینا ویکفرون بما وراءہ۔ کہتے ہین۔ بہت ناپسند کیا ہے مسلم وہی ہے۔ جو سب انبیاء واولیاء وخلفا کا تابع فرمان ہو۔

الا من بعد ما جاءھم العلم۔ اونہون نے خلاف ورزی کی۔ مگر اس کے بعد جب ان کے پاس علم آچکا۔ میرے عقیدہ کے مطابق۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود ایک آیت تھا ؎

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم ٭ کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست۔

آپکے اقوال آپکے افعال آپکے پاس بیٹھنے والے۔ آپکے دوست آپکے آشنا۔ آپکے کارکن آپ کی تعلیم آپ کی کتاب ان سب کو جب مین دیکھتا ہون تو زبان بے اختیار بول اٹھتی ہے کہ وہ ایک بے نظیر رسول تھا۔ قوم کا ایک مدبر آیا۔ آپ فرمارہے تھے۔ امر بالمعروف کرو اور نہی عن المنکر وہ یہ بات سنتے ہی پھڑک اٹھا اس نے جاکر قوم کو کہا کیا تم پسندیدہ امور کرنا چاہتے ہو یا نہین وہ بولے ہان۔ کیا تم ناپسندیدہ سے رکنا چاہتے ہو یا نہیں کہنے لگے ہان۔ اس پر وہ بولا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین مین آ جاؤ کہ وہ یہی فرماتا ہے۔

اسلمت وجہی۔ سپرد کر دیا ہے۔ اپنی تمام توجہ کو۔

ومن اتبعن ۔ دیکھو باطن کا حال کسیکو معلوم نہیں مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس زور سے کہتے ہیں کہ اسے یہودیو! اسے نصرانیو! سنو کہ جیسا میں جان و دل سے خدا کا فرمانبردار ہوں ایسا ہی میرے تابعدار فرمان بردار ہیں اگر ان میں کوئی ظالم و فاسق ہوتا جیسا کہ شیعہ سمجھتے ہیں تو کیا آپ یہ دعوے سے کہہ سکتے اسی مضمون کی آئت سورہ بقر میں یہی ہے

بلیٰ من اسلم وجہہ للہ ۔ اور پھر فرمایا نحن لہ مسلمون ۔

ان الذین یکفرون بآیات اللہ ۔ قرآن مجید کی ایک ایک آئت اللہ آیات ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود آپ آئت ہیں آپکے ساتھی آئت ہیں ۔

یقتلون النبیین بغیر حق ۔ پس آپکے ساتھ جو مقابلہ کرتے ہیں وہ درحقیقت سب انبیاء سے مقابلہ کرتے ہیں کیونکہ آپ کی نبوت میں تمام انبیاء کی نبوت کا ثبوت موجود ہے

فبشرہم ۔ ایسا کھول کھول کر اس بات کو بیان کر کہ اس کا اثر ان کے چہروں پر ظاہر ہو جاوے ۔ سورہ بقر میں یہی فرمایا ہے ۔ ذلک بانہم یکفرون بآیات اللہ و

یقتلون النبیین بغیر الحق ۔ میں اس آئت سے یقیناً یہی معنے سمجھتا ہوں کہ نبی کریم کا مقابلہ گویا سارے جہان کے نبیوں کا مقابلہ ہے اور ان کے قتل کی تجویز گویا تمام انبیاء کے قتل کے برابر ہے ۔ بلکہ آجکل کے جو انصاف کے حکم کرنے والے ہیں یعنے صحابہ جن کی تعریف میں آیا ہے ۔ واولوا العلم قائماً بالقسط اور یامرون بالقسط ان سب سے مقابلہ کی ٹھانی ہے ۔

اولئک الذین حبطت اعمالہم ۔ ان کو کھول کر سنا دو کہ تمہاری تمام تجویزیں اور منصوبہ بازیاں ناکام رہ جاویں گی ۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں نصرت بالرعب مسیرۃ شہر ۔ پہران کے دشمنوں کا جو حشر ہوا وہ سب نے دیکھا اس کے بعد ابو بکر کے مقابلہ میں جو لوگ اٹھے وہ بھی ناکام رہے ۔ جب دنیا میں یہ حالت ہوئی تو پس آخرت میں بھی ضرور یہی ہو گی ۔

وما لہم من ناصرین ۔ یہود کی قوم اس کا ثبوت موجود ہے کسی ملک میں انکو سر چھپانے کو جگہ نہیں ملتی ۔ جہاں جاتے ہیں جلاوطن کئے جاتے ہیں ۔ کوئی آدمی ان کی ہیٹھ بھرنے والا نہیں ۔ سورہ بقر میں بھی اسی مضمون کی آئت آئی ۔ دیکھو رکوع ۱۰ پارہ اول

اولئک الذین اشتروا الحیٰوۃ الدنیا بالآخرۃ فلا یخفف عنہم العذاب ولاہم ینصرون ۔

ثم یتولیٰ فریق منہم ۔ قصہ تو یہودیوں کا بیان ہو رہا ہے ۔ مگر مسلمانوں کو اس سے عبرت لینی چاہیئے ان کی حالت بہت کمزور ہے پہلی بات یہ کہ باہم محبت نہیں ۔ دوم یہ کہ عورتوں کے حقوق کی طرف مطلق توجہ نہیں ۔ عورتوں کے اقربا کو جو حقوق دے رکھے ہیں وہ گالی کے طور پر استعمال ہوتے ہیں ۔ مثلاً سسرا ۔ سسری ۔ سالا ۔ پہر جس کی امید پر عورتوں کے حقوق وراثت چھینے ہیں کیا ان کے انجام کی خبر ہے ۔ لا تدرون ایہم اقرب لہم نفعاً ۔ اللہ تعالےٰ فرما چکا ہے پس ایک انسان کیا سمجھ سکتا ہے کہ یہ سرشتہ دار مجھے زیادہ فائدہ دیگا ۔ چوتھے خود غرضی و تکبر میں بہت بڑھ گئے ہیں

غرہم فی دینہم ما کانوا یفترون ۔ بناوٹی قصوں جعلی روائتوں پر اعتبار ہے یہ عیب مسلمانوں میں بھی ہے ۔ اور اولیاء کرام .... کے متعلق اس قسم کے اعتقاد تراش رکھے ہیں ۔ کہ عقل حیران رہجاتی ۔

قل اللہم مالک الملک ۔ خدا کے تمام وعدے اعمال کے ساتھ وابستہ ہیں ۔ اور اعمال کی توفیق دعاؤں سے حاصل ہوتی ہے اس لئے دعا سکھائی ہے ۔ قرآن کی دعائیں یا تو ربنا ۔ ربنا سے شروع ہوتی ہیں یا اللہم سے ۔ عام دعا جو نماز میں مانگی جاتی ہے وہ بھی اللہم سے ہی شروع ہوتی ہے ۔ اللہم صل علیٰ ۔

تولج اللیل فی النہار ۔ وہ چاہے تو جن کے گھر غمون کی اندھیری ہے وہاں آرام کا دن چڑھا دے اور چاہے تو جہاں راحت کی روشنی ہے وہاں دکھوں کی تاریکی کر دے وہ چاہے تو بروں سے بھلے اور بھلوں سے برے بنا دے جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلیل کرے ۔ یہ دعا نبی کریم و صحابہ نے مانگی ۔ خدا نے انکو عزت دی ۔ نیک

ممتاز انسان بنا دیا ۔

یہاں جہاد کے متعلق یہ ہدائت کی ہے کہ دعا ضروری ہے پھر افترا نہ کرے خدا تعالےٰ کا صریح نافرمان نہ ہو ۔ اب فرماتا ہے کہ

لا یتخذ المومنون الکافرین اولیاء ۔ مومن کبھی کافروں کو اپنے دلوں پر متصرف نہ مانے ۔ پارہ ۲۸ سورہ ممتحنہ میں اسے اور بھی کھول کر بیان کیا ہے ۔ شروع سے سورۃ کو پڑھ کر دیکھ لو ۔

الا ان تتقوا منہم تقاۃ ۔ اسلام میں جتنے مسائل ہیں ان میں حفظ نفوس حفظ اموال ۔ حفظ اعراض مقصود ہوتا ہے ۔ یہاں بھی ایک گر بتا دیا ۔

محضراً ۔ نتیجہ سامنے دیکھے گا اس سے آگے وما عملت من سوء کے ساتھ محضراً نہیں فرمایا ۔ یہ اس کی شان ستاری کا تقاضا ہے ۔

مورخہ ۱۵ ۔ اپریل سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۴)

قل ان کنتم تحبون اللہ ۔ راستباز آدمی کو سچائی میں کس قدر طاقت دیجاتی ہے اور کہ راستی میں کتنی قوت ہوتی ہے اس کا اندازہ اس آئت سے ہو سکتا ہے ۔ دیکھو محمد رسول اللہ کو ارشاد ہے کہ اعلان کر دو ۔ میں نے خدا کی فرمانبرداری کر کے یہ مقام حاصل کیا اب تم میرے پیچھے پیچھے چلو ۔ تم بھی خدا کے محبوب بن جاؤ گے ۔ ہر شخص کی زندگی کا آرام اس بستی کے مقتدر کی مہربانی سے وابستہ ہوتا ہے ۔ پہر اس گاؤں کے نمبردار سے اوپر چلیں تو اس ضلع کے حاکم سے ۔ پس اللہ جو رب ۔ رحمان ۔ رحیم اور مالک ہے اس کے ساتھ تعلق کس قدر سکھوں کا موجب ہو سکتا ہے ۔ یہاں تعلق کا وعدہ نہیں بلکہ فرمایا ۔ خدا اپنا محبوب بنا لے گا ۔ خدا پرست دیکھ کر اسے تجربہ کرے کیا مجرب نسخہ ہے ۔ میں اکثر اوقات اس آئت کو پڑھ کر بے اختیار نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا کرتا ہوں ۔

لڑکے پڑھنے میں سخت محنت کرتے ہیں یہاں تک کہ انہیں سل اور دق ہو جاتا ہے ۔ تا بی ۔ اے بنجائیں اور پھر کوئی مرتبہ پائیں ۔ اب دیکھئے پاس ہونا موہوم ۔ صحت موہوم ۔ مرتبہ ملنے تک زندہ رہنا خیالی بات باوجود اس کے لڑکے محنت کئے جاتے ہیں پس وہ انسان کیسا بد قسمت ہے جو اس خدا کے پاک وعدے کو جو ہر طرح کی قدرت رکھتا ہے کچھ قدر نہ کرے کوئی کہہ سکتا ہے کہ شریعت مشکل ہے مگر رسول اللہ اعلان کرتے ہیں میری چال اختیار کرو کوئی کہہ سکتا ہے ہم بڑے گنہگار ہیں فرماتا ہے میرے رنگ میں رنگین ہو جاؤ میرے فرمانبردار بن جاؤ ۔ اللہ وعدہ کرتا ہے گناہ بخش کر پھر بھی اپنا محبوب بنا لینگے ۔ کیونکہ ہمارا نام غفور رحیم ہے ۔